کس پانی سے وضو جائز ہے؟

مفسرِ اعظم پاکستان، شیخ الحدیث والقرآن، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت

مُفتی مُحمّد فیض اَحمد اُویسی رضوی نوراللہ مرقدہٗ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا رَحۡمَۃً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ﷺ

کس پانی سے وضو جائز ھے؟

از

فیضِ ملت، آفتابِ اہلسنت، امام المناظرین، مُفسرِ اعظم پاکستان

حضرت علامہ الحافظ مفتی ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی نوراللہ مرقدہٗ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلامُ عَلٰی مِنْ لا نَبِیَّ بَعْدُہٗ

اما بعد! جوں جوں قیامت قریب ہوتی جارہی ہے اسلامی علم اُٹھتا جارہا ہے۔ جہالت بڑھتی جارہی ہے اب یہ حال ہے کہ چند ایک مستثنیٰ کرکے دیکھا جائے تو اکثر اسلامی مسائل سے نہ صرف ناواقف ہیں بلکہ ان کے خلافِ عمل کو اپنی عافیت سمجھتے ہیں یہاں تک حلال وحرام کی تمیز تو دور کی بات ہے اکثر پانی کی پاکی پلیدی اور کراہت کے مسائل سے کورے ہیں۔

فقیر نے چاہا اس مختصر رسالہ میں صرف اور صرف پانی پاک اور پلید و مکروہ کی قسمیں جمع کردوں تا کہ اہل اسلام انہیں پڑھ کر خود کو پاک رکھ سکیں اور پلید و نجس پانیوں سے پرہیز کرکے آخرت کی بہت سے ہلاکتوں سے نجات پا جائینگے۔

ان شاء اللّٰہ تعالیٰ ثم ان شاء رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم

وَمَاتَوْفِيْقِىْ اِلَّا بَاللّٰهِ الْعَلِىِّ الْعَظِيْم

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰے حَبِيْبِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بہاولپور، وارد باب المدینہ کراچی۔ پاکستان

۲۶ شعبان ۱۴۲۲ھ

☆......☆......☆

﴿آغاز﴾

وہ پاک پانی جن سے وضو صحیح ہے وہ کُل ۱۶۰ ہیں۔

(۱) بارش، دریا، چشمے، جھرنے، جھیل، بڑے تالاب، کنوئیں۔

فائدہ: زم زم شریف ہمارے ائمہ کرام کے نزدیک اس سے وضو، غسل بلا کراہت جائز ہے ہاں ڈھیلے کے بعد استنجاء مکروہ اور نجاست دھونا ممنوع۔ (زم زم شریف کے بارے میں فقیر کا رسالہ ''آبِ زم زم افضل ہے یا حوضِ کوثر؟'' پڑھئے)۔

(۲) سمندر کا پانی۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے منقول ہے کہ وضو نا جائز لیکن ہمارے ائمہ اور جمہور اُمت کا اس سے جواز وضو پر اجماع ہے۔

(۳۔۴) پالا، اولے جب پگھل کر پانی ہو جائیں کہ یہ بھی پانی ہیں کہ کرّۂ زمہریر کی سردی سے پانی یخ ہو گیا۔

(۵) کل کا برف جب پگھل جائے کہ وہ بھی پانی ہی تھا کہ گیس کی ہوا سے جم گیا۔

(۶) شبنم جبکہ پتوں پھولوں پر سے یا پھیلے ہوئے کپڑے نچوڑ کر اتنی جمع کر لی جائے کہ کسی عضو یا بقیہ عضو کو دھووے مثلاً روپے بھر جگہ پاؤں میں باقی ہے اور پانی ختم ہو گیا اور شبنم جمع کئے سے اتنی مل سکتی ہے کہ اس جگہ پر بہہ جائے تو تیمّم جائز نہ ہوگا یا اس میں سر برہنہ بیٹھا اور اس سے سر بھیگ گیا مسح ہو گیا اگر ہاتھ نہ پھیرے گا وضو ہو جائے گا اگر چہ سنت ترک ہوئی۔ یونہی شبنم سے تر گھاس میں موزے پہنے چلنے سے موزوں کا مسح ہو جائیگا جب کہ شبنم سے ہر موزہ ہاتھ کی چھنگلیا کے طول و عرض کے سہ ۳ چند بھیگ جائے۔

(۷) زلال لغتہً و عرفاً مشہور یہی ہے کہ میٹھے ٹھنڈے ہلکے خوشگوار صاف خالص پانی کو کہتے ہیں۔

فائدہ: زلال کے بارے میں مزید تحقیق عجیب ''فتاویٰ رضویہ، جلد دوم، صفحہ ۴۱۱'' میں پڑھئے۔

(۸) گرم پانی مگر اتنا گرم کہ اچھی طرح ڈالا نہ جائے تکمیل سنت نہ کرنے دے مکروہ ہے یونہی اتنا سرد اور اگر تکمیل فرض سے مانع ہو تو حرام اور وضو نہ ہوگا۔

(۹) اوپلوں سے گرم کیا ہوا۔ ہاں اس بچنا بہتر ہے۔

(۱۰) دھوپ کا گرم پانی مطلقاً مگر گرم ملک گرم موسم میں جو پانی سونے اور چاندی کے سوا کسی اور دھات کے برتن میں دھوپ سے گرم ہو جائے وہ جب تک ٹھنڈا نہ ہو جائے بدن کو کسی طرح پہونچانا نہ چاہیے۔ وضو سے نہ غسل سے نہ پینے سے یہاں تک کہ جو کپڑا اس سے بھیگا ہو جب تک سرد نہ ہو جائے پہننا مناسب نہیں کہ اس پانی کے بدن کو پہونچنے سے

معاذ اللہ احتمال مرضِ برص ہے اختلافات اس میں بکثرت ہیں۔

اس کی تفصیل وتحقیق امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تصنیف "منتھی الآمال فی الاوفاق والاعمال" میں دیکھئے۔

خلاصہ مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے نزدیک بھی اس پانی سے وضواور غسل مکروہ ہے اور یہ کراہت شرعی تنزیہی ہے۔

(۱۱) عورت کی طہارت سے بچا ہوا پانی۔ اگر چہ اس پانی سے خلوت تامہ میں اس نے طہارت کی ہو۔ ہاں مکروہ ضرور ہے۔

(۱۲) اس کنوئیں یا حوض کا پانی جس سے بچے، عورتیں، گنوار جہال فساق ہرطرح کے لوگ اپنے میلے کچیلے گھڑے ڈال کر پانی بھریں جب تک نجاست معلوم نہ ہو۔

(۱۳) وہ پانی جس میں ایسا برتن ڈالا گیا ہے جو زمین پر رکھا جاتا ہے جس کے پیندے کی طہارت پر یقین نہیں جب تک نجاست پر یقین نہ ہو یہی حکم ان لوٹوں کے پیندوں کا ہے جو زمین پر رکھے جاتے بلکہ بیت الخلاء میں لے جاتے ہیں جبکہ موضع نجاست سے جدا ہوں۔

(۱۴) ہنود (ہندو) وغیرہم کفار کے کنوؤں یا برتنوں کا پانی۔ اس سے طہارت ہوسکتی ہے جب تک نجاست معلوم نہ ہو مگر کراہت رہے گی جب تک طہارت نہ معلوم ہو کہ وہ مظنۂ ہرگونہ نجاست ہیں۔

(۱۵) جس پانی میں بچہ نے ہاتھ یا پاؤں ڈال دیا۔ یہاں بھی وہی حکم ہے کہ قابلِ طہارت ہے جب تک نجاست پر یقین نہ ہو مگر اولیٰ احتراز ہے جب تک طہارت پر یقین نہ ہو۔

(۱۶) جس میں مشکوک کپڑا گر گیا حتیٰ کہ بچے کے نہالچے کی روئی جبکہ نجاست معلوم نہ ہو مگر کراہت ہے کہ مظنہ زیادہ ہے۔

(۱۷) وہ پانی جس میں استعمالی جوتا گر گیا جبکہ نجاست نا معلوم ہو یہاں بھی وہی حکم ہے۔

(۱۸تا۲۱) شکاری پرندوں اور حشرات الارض اور بلی اور چھوٹی ہوئی مرغی کا جھوٹا جبکہ طہارت یا نجاست پر یقین نہ ہو یہ اس وقت مکروہ ہے جبکہ دوسرا صاف پانی موجود ہو۔

(۲۲) اس جانور کا جھوٹا جس میں خون سائل (بہنے والا) نہیں جیسے بچھو وغیرہ اس میں بھی کراہت نہیں۔

(۲۳) حوض کا پانی جس میں بدبو آتی ہے جبکہ اس کی بو نجاست کی وجہ سے ہونا معلوم نہ ہو۔

(۲۴) مولیٰ کریم رؤف رحیم جل جلالہ اپنے حبیب کریم ﷺ کی وجاہت کریمہ کے صدقہ میں اپنے غضب سے دونوں جہان میں بچائے جس بستی پر عیاذاباللہ عذاب اُترا اس کے کنوؤں، تالابوں کا پانی، اس کا استعمال، کھانے پینے طہارت ہر شے میں مکروہ ہے یوں ہی اس کی مٹی سے تیمّم، ہاں زمین ثمود کا وہ کنواں جس سے ناقہ صالح علیہ السلام پانی پیتی اس کا پانی مستثنیٰ ہے۔ صحاح میں ہے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہمراہ رکاب اقدس حضور سرورِ عالم ﷺ زمین ثمود پر اُترے وہاں کے کنوؤں سے پانی بھرا اس سے آٹے گوندھے حضور ﷺ نے حکم فرمایا کہ پانی پھینک دیں اور آٹا اُونٹوں کو کھلا دیں چاہ ناقہ سے پانی لیں۔

(۲۵) آبِ مغصوب۔ آبِ مغصوب میں تو کراہت ہی تھی آبِ مغصوب کا صرف کھانے پینے میں ہو طہارت میں محض حرام ہے مگر وضو و غسل صحیح ہو جائینگے اور ان سے نماز ادا ہو جائیگی۔

(۲۶) وہ پانی کہ کسی کے مملوک کنوئیں سے بے اس کی اجازت بلکہ باوصف ممانعت کے بھرا اس کا پینا وضو وغیرہ میں خرچ کرنا سب جائز ہے یہ مغصوب کی حد میں نہیں کہ کوئیں کا پانی جب تک کوئیں میں ہے کسی کی مِلک نہیں آبِ باران کی طرح مباح و خالص مِلک الٰہ عز جلالہ ہے۔

(۲۷) یوں ہی کسی کا برتن صحن میں تھا مینہ برسا برتن بھر گیا۔ یہ پانی بھی اس کی مِلک نہ ہوا اپنی اصل اباحت پر باقی ہے اگر چہ برتن اور مکان اس کی مِلک ہے جو اس پانی کو لے لے وہی اس کا مالک ہو جائیگا اگر چہ برتن کا مالک منع کرتا رہے ہاں اس کے برتن کا استعمال بے اجازت جائز نہ ہوگا۔

(۲۸) اگر اس نے برتن اسی نیت سے رکھا تھا کہ آبِ باران اس میں جمع ہو تو اب وہ پانی اس کی مِلک ہے دوسرے کو بے اس کی اجازتِ صحیحہ کے حرام ہے ہاں طہارت یوں بھی جائیگی گناہ کے ساتھ۔

(۲۹) سبیل جو پینے کے لئے لگائی گئی ہو اس کا بھی یہی حکم ہے کہ اس سے وضو غسل اگر چہ صحیح ہو جائینگے جائز نہیں۔ یہاں تک کہ اگر اس کے سوا اور پانی نہ ملے اور اسے وضو یا غسل کی حاجت ہے تو تیمّم کرے اس سے طہارت نہیں کرسکتا۔

فائدہ: مگر جبکہ مالکِ آب کی اجازت مطلقاً یا اس شخص خاص کے لئے صراحۃً خواہ دلالۃً ثابت ہو۔ صراحۃً یہ کہ اس نے یہی کہہ کر سبیل لگائی ہو کہ جو چاہے پیئے، وضو کرے، نہائے اور اگر فقط پینے اور وضو کے لئے کہا تو اس سے غسل روا نہ ہوگا اور خاص اس شخص کے لئے یوں کہ سبیل تو پینے ہی کو لگائی مگر اسے اس سے وضو یا غسل کی اجازت خود یا اس کے سوال پر دیدی اور دلالۃً یوں کہ لوگ اس سے وضو کرتے ہیں اور وہ منع نہیں کرتا یا سقایہ قدیم ہے اور ہمیشہ سے یوں ہی ہوتا چلا آیا

ہے یا پانی اس درجہ کثیر ہے جس سے ظاہر کہ صرف پینے کو نہیں ۔مگر جبکہ ثابت ہو کہ اگر چہ کثیر ہے صرف پینے ہی کی اجازت دی ہے ۔

فَإِنَّ الصَّرِيْحَ يَفُوْقُ الدَّلَالَةَ

(فتح القدير، كتاب العتاق، الجزء ٤، الصفحة ٤٣٨، دارالفكر بيروت)

(ردالمحتار، كتاب الدعوىٰ، باب دعوى الرجلين، جلد ٤، صفحه ٤٣٧، دارالحياء التراث العربى،بيروت)

یعنی اسی لئے صریح قول (اشارہ کنایہ) کو دلالت پر فوقیت ہے۔

اور شخص خاص کے لئے یوں کہ اس میں اور مالکِ آب میں کمال انبساط واتحاد ہے یہ اس کے ایسے مال میں جیسا چاہے تصرف کرے اسے ناگوار نہیں ہوتا۔

انتباہ: یہ جو شخص خاص کی اجازت صراحۃً خواہ دلالۃً ہم نے ذکر کی اس حالت میں ہے کہ پانی وقت اجازت بھی اجازت دہندہ کی مِلک ہو اور اگر وقف کا پانی ہے اس میں نہ کسی کو تغیر کا اختیار نہ کسی کی اجازت کا اعتبار۔

فائدہ: جاڑوں میں کہ سقائے گرم کئے جاتے ہیں بعض لوگ گھروں میں پانی لے جاتے ہیں اس میں بہت احتیاط چاہیے کہ غالبًا بےصورتِ جواز واقع ہوتا ہے۔

(۳۰) مسجد کے سقائے یا حوض جو اہل جماعت کی طہارت کو بھرے جاتے ہیں اگر مالِ وقف سے بھرے گئے ہوں تو مطلقاً جب تک ابتدائے واقف کی اجازت ہو اور کسی نے اپنے مِلک سے بھروائے ہوں تو بے اجازت قدیم یا جدید کے گھروں میں ان کا پانی اگر چہ طہارت ہی کے لئے لے جانا روا نہیں ۔طہارت ہو جائیگی مگر گناہ ہوگا اجازت واقف و مالک کی وہی تفصیل ہے جو آبِ سبیل میں ہے۔

نوٹ: آج کل مسجد میں وضو کے لئے بھرے پانی کو گھروں وغیرہ کے لئے لے جانا عام ہے اسی لئے متولیانِ مسجد وغیرہ کو لازم ہے کہ وہ نیت عام کرلیا کریں کہ اس سے نمازی غیر نمازی ہر کوئی پانی لے جاسکتا ہے۔

(۳۱) سفر میں طہارت کو پانی پاس ہے مگر اس سے طہارت کرتا ہے تو اب یا بعد کو یہ یا اور کوئی مسلمان یا اس کا جانور اگر چہ وہ کتا جس کا پالنا جائز ہے پیاسا رہ جائے گا یا آٹا گوندھنے یا اتنی نجاست پاک کرنے کو جس سے مانع نماز نہ رہے پانی نہ ملیگا تو ان صورتوں میں بھی اس پانی سے طہارت اگر چہ ہوجائیگی بلکہ منع ہے بلکہ اپنے یا دوسرے مسلمان کے ہلاک کا خوف غالب ہو تو سخت حرام ہے اس سب صورت میں تیمّم کرے اور پانی محفوظ رکھے ہاں جانور کی پیاس کے لئے اگر وضو

یا غسل کا پانی کسی برتن میں رکھ سکتا ہے تو طہارت فرض ہے اور تیمّم باطل۔

مسئلہ: اگر طہارت اس طرح ممکن ہو کہ پانی مستعمل نہ ہونے پائے جس کا طریقہ پرنالے وغیرہ میں وضو کرنے کا ہم نے رحب الساحہ میں بیان کیا تو اعذار مذکورہ سے کوئی عذر مبیح تیمّم نہ ہوگا اور طہارت فرض ہوگی۔

(۳۲) نابالغ کا بھرا ہوا پانی۔ اس کی تفصیل امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کے رسالہ "عطاء النبی لافاضۃ احکام الصبی" میں ہے۔ فقیر نے ان کے فیض سے اس رسالہ کی تلخیص مع اضافات مفیدہ رسالہ لکھا ہے بنام "نابالغ بچے کا لین دین اور اس کا شرعی حکم"۔

فائدہ: پانی کی تین قسم ہیں۔ (۱) مباح غیر مملوک (۲) مملوک غیر مباح (۳) مباح مملوک۔

اول دریاؤں نہروں کے پانی تالابوں جھیلوں ڈیروں کے برساتی پانی مملوک کوئیں کا پانی کہ وہ بھی جب تک بھرا نہ جائے کسی کی مِلک نہیں ہوتا جس کی تحقیق ابھی گزری۔ مساجد وغیرہ کے حوضوں کا پانی کہ مالِ وقف سے بھرا گیا اس کا بیان بھی گزرا یہ سب پانی مباح ہیں اور کسی کی مِلک نہیں۔ دوم برتنوں کا پانی کہ آدمی نے اپنے گھر کے خرچ کو بھرایا بھروا کر رکھا وہ خاص اس کی مِلک ہے بے اس کی اجازت کے کسی کو اس میں تصرف جائز نہیں۔ سوم سبیل یا سقایہ کا پانی کہ کسی نے خود بھرایا مال سے بھروایا بہر حال اس کی ملک ہوا اور اس نے لوگوں کے لئے اس کا استعمال مباح کر دیا وہ بعد اباحت بھی اسی کی ملک میں رہتا ہے یہ پانی مملوک بھی ہے اور مباح بھی۔ ظاہر ہے کہ قسم اخیر کا پانی بالغ بھرے یا نابالغ کچھ تفاوت احکام نہ ہوگا کہ لینے والا اس کا مالک ہی نہیں ہوتا۔ یوں ہی قسم دوم میں جبکہ مالک نے اسے بطور اباحت دیا ہاں اگر کیا تو اب فرقِ احکام آئیگا اور اگر بے اجازت مالک لیا یا دونوں قسم اخیر میں مالک بوجہ صغر یا جنون اجازت دینے کے قابل نہ تھا تو وہ آبِ مغصوب ہے۔

(۳۲) وہ پانی کہ نابالغ نے آبِ مملوک مباح سے لیا۔

(۳۳) وہ کہ مملوک غیر مباح سے بے اجازت لیا۔

(۳۴) وہ کہ اس سے با اجازت لیا مگر مالک نے اسے ہبہ نہ کیا صرف بطور اباحت دیا۔

(۳۵) نابالغ خدمتگار نے آقا کے لئے نوکری کے وقت میں بھرا۔

(۳۶) خاص پانی ہی بھرنے پر اس کا اجیر بتعین وقت تھا اسی وقت میں بھرا۔

(۳۷) مستاجر نے پانی خاص معین کر دیا تھا مثلاً اس حوض یا تالاب کا کُل پانی اور یہ تعین نہ ہوگا کہ اس حوض یا کوئیں سے

دس مشکیں کہ دس مشک باقی سے جدا نہیں جس کی تعیین ہو سکے۔

(۳۸)اس نے باذنِ ولی یہ مزدوری کی اور کہتا ہے کہ یہ پانی مستاجر (زمیندار،کاشت کار) کے لئے بھرا۔

(۳۹)اسی صورت میں اگر چہ زبان سے نہ کہا مگر اس کے برتن میں بھرا۔

(۴۰)نابالغ کسی کا مملوک ہے ان نوصورتوں میں وہ نابالغ اس پانی کا مالک ہے نہ ہوا پہلی تین صورتوں میں مالکِ آب کا ہے پھر ۳۵ سے ۳۹ تک پانچ صورتوں میں مستاجر کا۔اخیر میں اگر باذنِ مولیٰ کسی کے لئے اجارہ پر بھرا اور وہی صورتیں مِلک مستاجر کی پائی گئیں تو پانی مستاجر کا ورنہ بہرحال اس کے مولیٰ کا یہاں تک کہ خاص اپنے لئے جو بھرا ہو وہ بھی مولیٰ ہی کی مِلک ہوگا۔ یہ پانی جس جس کی مِلک ہوئے اسے تو جائز ہی ہیں اس کی اجازت سے ہر شخص کو جائز ہیں جب کہ وہ عاقل بالغ مختار اجازت ہو بلکہ بحالِ انبساط اجازت لینے کی بھی حاجت نہیں مثلاً کسی کے نابالغ نوکر اجیر یا غلام نے پانی بھرا اس کے بھائی یا دوست جو اس کے ایسے مال میں تصرف کرتے اور وہ پسند رکھتا ہے اس سے بے پوچھے بھی نابالغ مذکور کا بھرا ہوا پانی اس سے لے کر اپنے صرف میں لا سکتے بلکہ غلام سے مطلقاً اور اس کے نوکر سے وقت نوکری میں بھرا سکتے ہیں کہ بہرحال اس دوست کی مِلک میں تصرف ہے نہ نابالغ کی۔

(۴۱)نابالغ حُر کو مالکِ آب نے پانی تملیکاً دیا۔

(۴۲)حُر غیر اجیر نے آبِ مباح غیر مملوک سے اپنے لئے بھرا۔

(۴۳)دوسرے کے لئے بطورِ خود۔

(۴۴)اس کی فرمائش سے بلا معاوضہ۔

(۴۵)اجیر نے آقا کے کہنے سے بھرا مگر اس کے یہاں کسی اور خاص کام کے لئے نوکر تھا جس میں پانی بھرنا داخل نہ تھا۔

(۴۶)داخل تھا جیسے خدمتگاری مگر نوکری کے وقت مقرر سے باہر بھروایا۔

(۴۷)خاص پانی ہی بھرنے پر اسی اجیر کیا نہ وقت مقرر ہوا نہ پانی معین نہ ہی مقرر کہ اُس کے لئے بھرا نہ اس کا برتن تھا جس میں بھرا۔

(۴۸)وقت مقرر ہوا اور اس سے باہر یہ کام لیا۔ان آٹھ صورتوں میں وہ پانی اس نابالغ کی مِلک ہے اور اس میں غیر والدین کو تصرف مطلقاً حرام حقیقی بھائی اس پانی سے نہ پی سکتا ہے نہ وضو کر سکتا ہے ہاں طہارت ہو جائیگی اور ناجائز تصرف کا گناہ اور اتنے پانی کا اس پر تاوان رہیگا۔مگر یہ کہ اس کے ولی سے یا بچہ ماذون ہو جس کے ولی نے اسے خرید و

فروخت کا اذن دیا ہے تو خود اس سے پورے داموں خرید لے ورنہ مفت یا غبن فاحش کے ساتھ نابالغ کی مِلک دوسرے کو نہ خود سکتا ہے نہ اس کا ولی۔ رہے والدین وہ بحالت حاجت مطلقاً اور بے حاجت حسبِ روایت امام محمد ان کو جائز ہے کہ اس سے بھروائیں اور اپنے صرف میں لائیں باقی صورتوں میں ان کو بھی روا نہیں مگروہی بعد شراء۔

انتبــــاہ: یہاں سے استاد سبق لیں ان کی عادت ہے کہ بچے جواُن کے پاس پڑھنے یا کام سیکھنے آتے ہیں ان سے خدمت لیتے ہیں یہ بات باپ دادا یا وصی کی اجازت سے جائز ہے جہاں تک معروف ہے اور اس سے بچے کے ضرر کا اندیشہ نہیں مگر نہ ان سے پانی بھروا کر استعمال کر سکتے ہیں نہ ان کا بھرا ہوا پانی لے سکتے ہیں۔

مسئلہ: کوئیں کا پانی جب تک کوئیں سے باہر نہ نکال لیا جائے کسی کی مِلک نہیں ہوتا۔

حیلہ شرعیہ: استاد جس بچے سے خدمت لینے کا اختیار رہے یہ کر سکتا ہے کہ پانی بچے سے بھروائے یہاں تک کہ ڈول کوئیں کے لب تک آئے اس کے بعد خود اسے نکال لے کہ یہ پانی بچے کی مِلک نہ ہوگا بلکہ خود اس کی۔

انتباہ: بھشتیوں کے بچے اکثر کوئیں پر پانی بھرتے ہیں لوگوں کی عادت ہے کہ ان سے وضو یا پینے کو لے لیتے ہیں یہ حرام ہے اور عوام کو اس میں ابتلائے عام ہے۔

فــائدہ: مگر یہاں ایک دقیقہ ہے یہ بچے داموں پر پانی بھرتے ہیں اور کہیں مشکیں مقرر ہوتی ہیں، کہیں گھر کے برتن معین، یہ شخص جس نے نابالغ بھشتی سے پانی لیا اگر وہ اس کے یہاں نہیں بھرتا تو اسے مطلقاً جائز نہیں اور اگر بھرتا ہے مگر یہ مشک جسے وہ بھر رہا تھا اور اس کے ڈول سے پانی اس نے لیا دوسرے کے یہاں لے جائے گا تو ناجائز ہے اور اگر اس کے یہاں لے جانے کو ہے مگر قرار داد برتنوں کا بھرنا ہے اور وہ پورے بھر دیے جائینگے تو ناجائز ہے کہ یہ پانی اس سے زائد ہے۔ یوں ہی اگر مشکوں کا قرار داد ہے اور یہ مشک بھی اس سے پوری کر لی تو جائز ہے ہاں اگر یہ مشک اتنی خالی لی تو ایسا ہوا کہ اتنا پانی گھر پر پہنچوایا یہیں لے لیا یا برتنوں کا قرار داد ہے اور اتنا خالی رکھنے کو کہہ دیا جس دوسرے کے یہاں یہ مشک لے جاتا ہے اس سے اس قدر پانی کی اجازت لے لی اور اس نے مشک یا برتن اتنے خالی رکھوائے تو جائز ہونا چاہیے کہ اگرچہ ابھی سقاہی کی مِلک تھا جب برتنوں میں ڈالے گا اس وقت اس کی بیع ہوگی اور جس کے یہاں بھرا گیا اس کی مِلک ہوگا یہ اس لئے کہ بھشتی اجیر مشترک ہیں نہ ان کا وقت معین ہوتا ہے نہ اتنا پانی قابلِ تعین ہے اور اپنے ڈول سے بھرتے ہیں اور جب تک مشک کہیں ڈال نہ دیں پانی اپنا ہی جانتے ہیں اس میں جو چاہیں تصرف کرتے ہیں لہٰذا اس وقت تک پانی انہیں کا ہوتا ہے مگر مقصود اس مول لینے والے کا قبضہ ہے اور اس کی اجازت سے جو تصرف ہو وہ اسی کا قبضہ ہے اگر دس

مشکیں اس کے یہاں ٹھہری ہوئی ہیں اور وہ کہے کہ ان میں سے دو کا چھڑکا ؤ یہیں سڑک پر کردو ضرور بیع صحیح ہو جائیگی اسی طرح اگر اس میں سے ایک لوٹا یا جس قدر چاہا زید کو دلوادیا **هذا ماظهر لي و العلم بالحق عند ربي، والله سبحنه وتعالىٰ اعلم** (مجھے یہ معلوم ہوا، حقیقی علم اللہ کے ہاں ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔)

انتباہ: معتوہ بوہرا جس کی عقل ٹھیک نہ ہو تدبیر مختل ہو کبھی عاقلوں کی سی بات کرے، کبھی پاگلوں کی مگر مجنون کی طرح لوگوں کو محض بے وجہ مارتا، گالیاں دیتا، اینٹیں پھینکتا ہو وہ تمام احکام میں صبی عاقل کی مثل ہے تو یہ سب احکام بھی اس میں یوں ہی جاری ہوں گے۔

فائدہ: غنی ماں باپ کا اس کے بھرے ہوئے سے انتفاع امام محمد سے دربارۂ صبی مروی اور اس کا منبیٰ عرف وعادت اور معتوہ میں اس کی عادت ثابت نہیں اور منع میں بوجہ ندرت عتہ لزوم حرج نہیں تو یہاں ظاہراً قول اول ہی مختار ہونا چاہیے۔**واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم**

فائدہ: یہاں تک وہ پانی تھے جن میں ان کا غیر نہ ملا آگے خلط غیر کی صورتیں ہیں۔

(۴۹ تا ۶۵) کتب کثیرہ معتمدہ میں تصریح ہے کہ اگر نابالغ نے حوض میں سے ایک کوزہ بھرا اور اس میں سے کچھ پانی پھر اس حوض میں ڈال دیا اب اس کا استعمال کسی کو حلال نہ رہا۔امام شامی نے فرمایا کہ اس حکم میں حرجِ عظیم ہے۔

﴿تحقیق رضوی﴾

(۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ نے فرمایا کہ یہاں بہت استثناء وتنبیہات ہیں مراد آبِ مباح غیر مملوک ہے تو حکم نہ ہر حوض کو شامل نہ حوض سے خاص بلکہ کنوؤں کو بالعموم حاوی ہے کہ کنواں اگر چہ مملوک ہو اس کی پانی مملوک نہیں اور وہ حوض جس کا پانی مملوک ہے اس کا مالک اگر عاقل بالغ ہے تو بچہ ہزار بار اس میں پانی بھر کر پھر اس میں پلٹ دے کچھ حرج نہ آئیگا کہ مال جس کا تناول اس کے مالک نے مباح کیا ہو بعد اخذ وتصرف بھی مِلک مالک سے خارج نہیں ہوتا یہاں تک کہ دعوت کا کھانا کھاتے وقت بھی میزبان ہی کی مِلک پر کھایا جاتا ہے تو بچہ اس پانی کا مالک ہی نہ ہوگا اصل مالک کی مِلک پر رہیگا اور ڈال دینے سے اس کی مِلک میں مل جائیگا۔

(۲) ہماری تحقیقات بالا سے واضح ہوا کہ ہر مباح بھی مطلقاً آخذ کی مِلک نہیں ہو جاتا تو پانی کو مباح ومملوک کو شامل لے کر وہی سترہ (۱۷) صورتیں یہاں بھی پیدا ہونگی جو نابالغ کے بھرے ہوئے پانی میں گزریں۔ نو صورتوں میں وہ پانی اس بھرنے والے کی مِلک نہ ہوگا بلکہ اصل مالکِ آب یا مستاجر یا مولیٰ کی مِلک ہوگا وہ اگر عاقل یا بالغ نہیں تو البتہ یہی وقت

عود کریگی ورنہ اس عاقل بالغ کی اجازت پر توقف رہیگا۔

(۳) صبی کی خصوصیت نہیں معتوہ بھی اس کے حکم میں ہے۔

(۴) جس طرح کلامِ علماء میں پینے کا ذکر مثال ہے مراد کسی قسم کا استعمال ہے اس طرح کچھ یہی شرط نہیں کہ حوض یا کوئیں سے پانی لے کر ہی ان میں ڈالے یا جس حوض یا چاہ سے لیا اس میں واپس دے یا وہ نابالغ ہی اپنے ہاتھ سے ڈالے بلکہ مقصود اسی قدر ہے کہ مالِ مباح میں نابالغ کی مِلک کا اس طرح مل جانا کہ جدا نہ ہو سکے تو اگر صبی کی مِلک کا پانی اس کے گھر سے لا کر کسی شخص اگر چہ اس کے ولی نے کسی کوئیں یا مباح حوض میں ڈال دیا اس کا استعمال تا بقائے آبِ مذکور نا جائز ہو گیا۔

(۵۔۶) ظاہر ہے کہ یہ عدم جواز اور ان کے حق میں بوجہ اختلاط مِلک صبی ہے خود صبی استعمال کر سکتا ہے کہ وہ نہیں مگر اس کی مِلک یا مباح اس کے ماں باپ بھی بشرط حاجت بالاتفاق اور بلا حاجت روایت امام محمد پر استعمال کر سکتے ہیں تو لا یحل لاحد عام مخصوص ہے۔

(۷) اگر وہ کنواں یا حوض ترک کر دیں اور صبی بلوغ کو پہنچے اور اس وقت اس پانی کو مباح کر دے تو اب کوئی مانع نہیں۔

(۸) اگر وہ صبی انتقال کر جائے اس کے سب ورثہ عاقل بالغ ہوں تو اب ان کی اجزت پر دقت نہ رہے گی اور اگر ایک ہی وارث ہے تو اسے خود حلال خالص ہے کسی کی اجازت کی بھی حاجت نہیں۔

(۹) اگر وہ پانی کہ صبی کی مِلک سے اس میں مخلوط ہوا باقی نہ رہے تو اب سب کو مباح ہو جائیگا کہ مانع زائل ہو گیا۔

(۱۰) مسئلہ سابقہ یعنی نابالغ کے بھرے ہوئے پانی میں جو ایک صورتِ جواز اس سے اگر ماذون ہو ورنہ اس کے ولی سے خرید لینے کی تھی یہاں جاری نہیں ہو سکتی کہ مِلک صبی کا پانی جب اس آبِ مباح میں مل گیا قابلِ بیع نہ رہا کہ مقدور التسلیم نہیں۔

(۱۱) آبِ مباح کی ضرورت بھی اس حالت میں ہے بچہ کا اس میں سے بھر کر اس میں ڈال دینا کہ مباح پر مِلک یوں ہی ہو گی ورنہ مِلک نابالغ کا پانی اگر کسی کے مملوک پانی میں مل جائیگا تو اس کا استعمال بھی حرام ہو جائیگا حتیٰ کہ اس مالکِ آب کو۔

(۱۲) ایک یا دونوں طرف کچھ پانی کی خصوصیت نہیں بلکہ کسی کے مملوک پانی میں بچے کی مِلک کا عرق یا دودھ یا کسی کے مملوک عرق یا دودھ میں بچے کی مِلک کا پانی یا چاول گیہوں میں چاول گیہوں مل جائیں جب بھی یہی حکم ہے کہ اس

میں تصرف خود مالک کو بھی حرام ہو گیا تو مسئلہ کی تصویر یوں ہونی چاہیے کہ اگر کسی شئے مباح یا مملوک میں کسی غیر مکلّف کی مِلک اس طرح خلط ہو جائے کہ تمیز ناممکن ہو اگر چہ یوں ہی کہ مثلاً مباح غیر مملوک پانی سے صبی یا معتوہ حُر غیر اجیر نے بھرا اور اگر وہ کنواں ہے تو اس سے بھر کر باہر نکال لیا اور اگر اجیر ہے تو نہ وقت معین نہ وہ مباح معین نہ یہ مستاجر کے لئے لینے کا مقرر نہ اس کے ظرف میں لیا پھر ان صورتوں می اس کا کوئی حصہ اس میں کسی نے ڈال دیا یا پڑ گیا تو جب تک اس غیر مکلّف یا بحال حاجت خواہ ایک روایت پر پانی میں مطلقاً اس کے ماں باپ کے سوا کسی کو اس میں تصرف نہیں اس کے متعلق مزید بحث (فتاویٰ رضویہ،جلد دوم) میں ہے۔

(۶۶) جس پانی میں ماءِ مستعمل کے واضح قطرے گرے خصوصاً جبکہ اس کی دھار پہنچی جب تک مطہر پانی سے کم رہے ہاں بوجہِ خلاف بچنا مناسب تر ہے جبکہ وہ چھینٹیں وضو و غسل کرتے میں نہ پڑی ہوں۔

فائدہ: یہ ۶۶ پانی وہ تھے جن میں شے غیر کا اصلاً خلط نہ تھا یا تھا تو آبِ غیر کا نہ غیر آب کا اب وہ پانی ہیں جن میں غیر آب کا خلط ہے۔

(۶۷،۶۸) وہ پانی جس میں آبِ دہن یا آبِ بینی یعنی تھوک یا کھنکار یا ناک کی ریزش پڑ جائے اس سے وضو جائز مگر مکروہ ہے۔فتاویٰ امام قاضی میں ہے: "الماء اذا اختلط بالمخاط اوبالبزاق جازبه التوضء ویکره"

(فتاوٰی قاضی خان،فصل فیما لایجوزبه التوضء،نولکشور، لکھنؤ، جلد ۱، صفحہ ۹)

یعنی اگر پانی میں تھوک یا ناک کا پانی گرے تو اس سے وضو جائز ہے مگر مکروہ ہے۔

(۶۹) وہ پانی جس میں مٹی، ریت اور کیچڑ کسی قدر مل جائے جب تک اس کی روانی باقی ہو اعضاء پر پانی کی طرح بہے۔

(۷۰) یوں ہی اہلے کا پانی اگر چہ کتنا ہی گدلا ہو اگر چہ رنگ کے ساتھ مزہ بھی بدلا ہو اگر چہ ریتی مٹی کے سوا کچھ بھی بہا کر لایا ہو جب تک نجاست سے رنگ یا مزہ یا بو نہ بدلے۔

(۷۱) یوں ہی وہ ندیاں جو برسات میں گدلی ہو جاتی ہیں۔

(۷۲) وہ پانی کہ کاہی کی کثرت سے جس کی بو وغیرہ میں تغیر آ گیا۔

جوھرۂ نیرہ میں ہے: "لوتغیر الماء بالطحلب کان حکمه حکم الماء المطلق"

(جوھرة نیرة،باب طھارت، جلد ۱،صفحه ۱٤،مکتبةامدادیه، ملتان)

یعنی اگر پانی کاہی (پانی میں سبز دھاریاں ہوتی ہیں) سے متغیر ہو جائے تو اس کیلئے مطلق پانی کا حکم ہے۔

(۷۳) کچی کنیان کا پانی جس میں بھرا سڑ کر بدبو آ جاتی بلکہ رنگ و مزہ سب متغیر ہو جاتا ہے۔

(۷۴) وہ تالاب جس میں سن گلائی گئی اور اس کے سبب اس کے تینوں وصف بدل گئے۔

(۷۵) کونڈے میں آٹے کا لگا ہوا اس میں پانی رکھنے سے مزے وغیرہ میں تغیر آ جاتا ہے اس پانی سے وضو روا ہے۔

(۷۶) حوض کے کنارے درخت ہیں موسم خزاں میں پتے کثرت سے گرے کہ حوض کہ پانی دیکھنے میں سبز معلوم ہوتا ہے مگر ہاتھ میں لینے سے صاف نظر آتا ہے اس سے بالاتفاق وضو جائز ہے۔

(۷۷) پتے اتنے گرے کہ واقعی پانی سبز ہو گیا چلو میں سبز معلوم ہوتا ہے صحیح مذہب میں اب بھی قابلِ وضو ہے جب تک گاڑھا ہو کر اپنی رقت سے نہ اُتر جائے۔ہاں اس حالت میں اس سے احتراز بہتر ہے کہ ایک جماعت علماء اس سے وضو صحیح نہ ہونے کے قائل ہیں۔

(۷۸) پھلوں کے گرنے۔

(۷۹) تالاب میں سنگھاڑے کی بیل سڑ جانے سے پانی کے سارے اوصاف بدل جائیں جب بھی حرج نہیں جب تک رقیق وسیال رہے۔

(۸۰،۸۱) شنجرف یا کسم زردی کاٹنے کے لئے پانی میں بھگو دیتے ہیں جب زردی کٹ آئی پانی پھینک دیتے ہیں یہ پانی اگرچہ اس کی رنگت وغیرہ بدل گئی قابلِ وضو ہے جبکہ گاڑھا نہ ہو گیا ہو۔

(۸۲،۸۳) جس پانی میں گچ یا چونہ مل جائے۔

(۸۴) چونے کا پانی گٹی بجھنے کے بعد تہ نشین ہوتی اور اُوپر نِتھرا پانی رہ جاتا ہے جس میں قدرے سپیدی متفرق طور پر رہتی ہے اسے چونے کا پانی کہتے ہیں قابلِ وضو ہے۔

(۸۵) ریشم پکانے کے لئے کپیوں کو پانی میں جوش دیتے ہیں اور ان میں ریشم کے کیڑے ہوتے ہیں اس پانی سے وضو جائز ہے کیڑے تر ہوں یا خشک جب تک اس قدر کثرت سے نہ ہوں کہ ان کے اجزاء پانی پر غالب آ جائیں۔

(۸۶) پانی میں مینڈک یا کوئی آبی جانور یا وہ غیر آبی جس میں خون سائل نہ ہو جیسے زنبور کژدم مکھی وغیرہا مر جائے اس سے وضو جائز ہے اگرچہ ریزہ ریزہ ہو کر اس کے اجزا پانی میں ایسے مل جائیں کہ جدا نہ ہو سکیں بشرطیکہ پانی اپنی رقت پر رہے ہاں اس حالت میں اس کا پینا یا شوربا کرنا حرام ہوگا جبکہ وہ جانور حرام ہو اور اگر ٹیری یا غیر طافی مچھلی ہے تو یہ بھی جائز۔

(۸۷) چاول، کھچڑی، دال دھو کر ڈالے جاتے ہیں ان کے دھونے سے پانی بچا قابل وضو ہے جب کہ بے وضو ہاتھ اس

میں نہ دھوئے ہوں اگر چہ اس کے رنگ میں ضرور تغیر آ جاتا ہے بلکہ اگر چہ مزہ و بو بھی بدل جائیں۔

(۸۸) جس پانی میں چنے بھگوئے کتنی ہی دیر بھیگے رہیں۔ تحقیق یہ ہے کہ اس سے وضو جائز ہے مگر یہ کہ اناج کے اجزا اس میں مل کر اسے گاڑھا کر دیں کہ اپنی رقت وسیلان پر باقی نہ رہے۔

(۸۹) یوں ہی جس میں باقلا بھگوئیں یوں ہی ہر اناج۔

مسئلہ: یہاں سے ظاہر ہوا کہ گھوڑے کے دانے جو پانی توبڑے میں بچ رہے قابلِ وضو ہے جب کہ رقیق سائل ہو اور اسے بے وضو ہاتھ نہ لگا ہو کہ مذہب صحیح میں گھوڑے کا جھوٹا قابلِ وضو ہے درمختار میں ہے۔

(۹۰) یہ ہوا اور۔

(۹۱) گائے، بھینس، بکری وغیرہ حلال جانوروں کا جھوٹا جبکہ اس وقت ان کے منہ کی نجاست نہ معلوم ہوا گر چہ نر ہو اور بعض نے کہا نر کا جھوٹا ناپاک ہے کہ اس کی عادت ہوتی ہے کہ جب مادہ پیشاب کرے اپنا منہ وہاں لگا کر سونگھتا ہے نیز زمین پر اگر اس کا پیشاب پڑا پائے تو اسے مگر صحیح طہارت ہے۔

انتباہ: ہاں اگر دیکھیں کہ بیل وغیرہ نے مادہ کا پیشاب سونگھا یا بکرے نے اپنا آلہ تناسل نکال کر چوسا اور اس وقت مذی و بول نکل رہے تھے اور قبل اس کے کہ اس کا منہ پاک ہو جائے پانی میں ڈال دیا تو اب بیشک پانی ناپاک ہو جائیگا اور اگر چار برتنوں میں منہ ڈالا تو پہلے تین ناپاک ہیں چوتھا پاک و قابلِ وضو۔

(۹۲) پانی میں کولتار پڑ گیا جس سے اس میں سخت بدبو آ گئی مگر گاڑھا نہ ہو گیا اس سے وضو جائز ہے۔ مگر بوجہ خبث رائحہ مکروہ ہونا چاہیے خصوصاً اگر اس کی بدبو نماز میں باقی رہی کہ باعث کراہت تحریمی ہوگی۔

(۹۳) پانی میں روٹی بھگوئی اس کے اجزا جلد منتشر ہو جاتے ہیں مگر جب تک پانی کو ستو کی طرح گاڑھا نہ کر دیں رقیق و سیال رہے قابلِ وضو ہے اگر چہ رنگ ومزہ بو سب بدل جائیں۔

(۹۴) یوں ہی جس میں آم بھگوئے۔

(۹۵) گوشت کا دھوون اگر چہ پانی میں ایک گونہ سرخی آ جائے کہ صحیح مذہب میں گوشت کا خون بھی پاک ہے نہ کہ وہ سرخی کہ بعض جگہ اس کی سطح پر ہوتی اور پانی میں دُھل جاتی ہے۔

(۹۶) صابون۔

(۹۷) اُشنان کہ ایک گھاس ہے اسے حُرض بھی کہتے ہیں۔

(۹۸) ریحان جسے آس بھی کہتے ہیں۔

(۹۹) بابونہ۔

(۱۰۰) خطمی۔

(۱۰۱) بیری کے پتے کہ یہ چیزیں میل کاٹنے اور زیادت نظافت کو آبِ غسل میں شامل کی جاتی ہیں اس سے غسل و وضو جائز ہے اگرچہ اوصاف میں تغیر آ جائے جب تک رقت باقی رہے۔

(۱۰۲ تا ۱۰۷) یہی چھ مذکورہ اشیاء اگر پانی میں ڈال کر جوش دی جائیں جب بھی وضو جائز ہے جب تک رقت باقی رہے۔

(۱۱۰) چائے دم کرنے کو گرم پانی میں ڈالی یا جوش ہی میں شریک کی اور جلد نکال لی کہ اثر نہ کرنے پائی پانی اس قابل نہ ہوا کہ اسے چائے کہہ سکیں اگرچہ ہلکی سے ہلکی تو اس سے بھی وضو میں حرج نہیں۔ ''لبقاء الاسم و الطبع و ایضاعدم الانضاج و الطبخ'' (کیونکہ پانی کا نام اور طبیعت باقی ہے اور پکنا پکانا بھی نہیں پایا گیا۔) یہاں پانی کی رنگت پر نظر ہوگی اور صورتِ سابقہ میں اس کی رقت اور شے جوشاندہ کی حالت پر۔

(۱۱۱ تا ۱۱۴) عرق گاؤزبان یا اترے ہوئے گلاب کیوڑا بید مشک جن میں خوشبو نہ رہی اور اتنے ہلکے ہیں کہ کوئی مزہ بھی محسوس نہیں ہوتا پانی میں کسی قدر مل جائیں جب تک پانی سے مقدار میں کم ہونگی مثلاً لبالب گھڑے میں وہی گھڑا گلے تک بھرا تو اس سے وضو ہوسکتا ہے۔

(۱۱۵) یوں ہی ہر عرق کہ پانی سے رنگ و مزہ و بو کسی میں ممتاز نہ ہو جیسے عطاروں کے یہاں کے اکثر عرق کمی بیشی میں اعتبار مقدار کا ہے اور ان میں بہت چیزیں پانی سی ہلکی ہوتی ہیں تو اگر وزن میں کمی لے جائے بارہا مقدار میں بیشی ہو جائیگی لہٰذا ہم نے لبالب گھڑے اور گلے تک بھرے سے تمثیل دی۔

﴿خشک اشیاء کا بیان﴾

(۱۱۶) پانی میں چھوہارے ڈالے اور ابھی تھوڑی دیر گزری کہ نبیذ نہ ہو گیا اگرچہ خفیف سی شیرینی اس میں آ گئی اس سے بالاتفاق وضو جائز ہے۔

(۱۱۷) اگر پانی میں شکر یا بتاشے اتنے کم پڑے کہ شربت کی حد تک نہ پہنچا اگرچہ ایک ہلکی سی مٹھاس آ گئی تو اس سے وضو روا ہے۔

(۱۱۸) دوا پانی میں بھگوئی جب تک پانی میں اس کا اثر نہ آ جائے کہ اب اسے دوا کہیں پانی نہ کہیں اس وقت تک اس سے

وضو جائز ہے اگر چہ پانی کے اوصاف بدل جائیں۔

(۱۱۹) کسم (۱۲۰) کیسر (۱۲۱) کسیس (۱۲۲) مازو یہ چیزیں اگر پانی میں اتنی کم حل ہوئیں کہ پانی رنگنے یا لکھنے حرف کا نقش بننے کے قابل نہ ہو گیا تو اس سے بالا تفاق وضو جائز ہے۔

(۱۲۳) رنگت کی پڑیاں کہ اب چلی ہیں اور ہماری تحقیق میں ان کی طہارت پر فتویٰ ہے جب پانی میں اتنی خفیف ملیں کہ رنگنے کے قابل نہ ہو جائے اگر چہ رنگت بدل جائے۔

(۱۲۴) یوں ہی روشنائی جب کہ اس کے ملنے سے پانی لکھنے کے لائق نہ ہو جائے یعنی اس سے حرف کا نقش نہ بنے جو بعد خشکی پڑھنے میں آئے اگر چہ پھیکا ہو۔

(۱۲۵،۱۲۶) جس پانی میں زعفران حل کیا ہوا پانی یا شہاب اتنا کم پڑے کہ ان پانیوں کی رنگت اس سادہ پانی پر غالب نہ آئے اس سے وضو بالا تفاق جائز ہے۔

(۱۲۷) یوں ہی پڑیا حل کیا ہوا پانی پانی میں ملنے سے اس کی رنگت غالب نہ آئے تو وضو روا ہے۔

(۱۲۸) آبِ تربوز جسے تربوز کا شربت کہتے ہیں جس میٹھے پانی میں اتنا ملے کہ اس کا مزہ پانی پر غالب نہ ہوئے جائے اس سے بالا تفاق وضو ہو سکتا ہے۔

(۱۲۹) یوں ہی سپید انگور کا شیرہ اگر شیرین پانی میں ملے مزہ کا اعتبار ہے اگر اس کا مزہ غالب نہ ہوا قابلِ وضو ہے۔

(۱۳۰) سپید انگور کا سرکہ اگر اس کا مزہ اور بو پانی پر کچھ غالب نہ آئے اس سے وضو بالا تفاق جائز ہے۔

(۱۳۱) اور سرکہ کے رنگت بھی رکھتے ہیں اگر پانی میں اتنے ملیں کہ ان کا کوئی وصف پانی پر غالب نہ آئے یا صرف بو غالب آئے اس سے بالا تفاق وضو جائز ہے۔

(۱۳۲) اگر کوئی ذی لون سرکہ ایسا ہو کہ اس کا مزہ اس کے سب اوصاف سے اقویٰ ہو کہ اس کا قلیل سب سے پہلے پانی کے مزے کو بدلے اس سے زائد ملے تو بو یا رنگ میں تغیر آئے اس صورت میں اگر پانی کا کوئی وصف نہ بدلے یا صرف مزہ متغیر ہو تو اس سے وضو بالا تفاق جائز ہے۔

(۱۳۳) اگر بالفرض اس کی رنگت سب سے قوی تر اور پہلے اثر کرنے والی ہو تو اس کے ملنے سے وضو بالا تفاق اسی وقت جائز ہو گا کہ اس کے کسی وصف میں تغیر نہ آئے۔

(۱۳۴) دودھ سے اگر پانی کا رنگ نہ بدلا دودھ کا رنگ اس پر غالب نہ ہو گیا اس سے وضو بالا تفاق روا ہے۔

(۱۳۵) انڈے جس پانی میں نیم برشت کیے قابلِ وضو ہے اگر انڈے پاک تھے۔

(۱۳۶) آہن تاب، سیم تاب، زرتاب یعنی جس پانی میں لوہا یا چاندی یا سونا تپا کر بجھایا اگر چہ اس سے پانی کی بعض رطوبات کم ہونگی اس میں فلزات کی قوت آئیگی من وجہ ایک دوا و علاج ہوگا۔ مگر وہ کوئی شے غیر نہ ہو جائیگا پانی ہی تھا اور پانی ہی رہیگا یہ عمل پانی ہی کی اصلاح کو ہے نہ کہ اس سے کوئی اور چیز بنانے کو۔

(۱۳۷) باوضو شخص یا نابالغ اگر چہ بے وضو ہوا اعضاء ٹھنڈے یا میل دور کرنے کو جس پانی سے وضو یا غسل لے نیت قربت کیا۔

(۱۳۸) معلوم تھا کہ عضو تین بار دھو چکا ہے اور پانی ہنوز خشک بھی نہ ہوا تھا چوتھی بار بلا وجہ ڈالا یہ پانی قابلِ وضو رہیگا۔ یہاں تک کہ یہ پانی کسی برتن میں لے لیا تو اس سے وضو میں کوئی عضو دھو سکتے ہیں یا اگر چوتھی بار ہاتھ پر اس طرح ڈالا کہ پاؤں پر گر کر بہہ گیا اتنا پاؤں پاک ہو گیا۔

(۱۳۹) جسے حاجت غسل نہیں اس نے اعضائے وضو کے سوا مثلاً پیٹھ یا ران دھوئی اگر چہ اپنے زعم میں قربت کی نیت کی۔

(۱۴۰) باوضو یا نابالغ نے اگر چہ بے وضو ہو کھانا کھانے کو یا کھانے کے بعد ویسے ہی ہاتھ منہ صاف کرنے کو ہاتھ دھوئے، کلی کی اور ادائے سنت کی نیت نہ کی۔

(۱۴۱) باوضو یا نابالغ نے صرف کسی کو وضو سکھانے کی نیت سے وضو کیا۔

(۱۴۲) مسواک کرنے کے بعد اسے دھو کر رکھنا سنت ہے پانی اگر چہ اس سے ادائے سنت ہوگا قابلِ وضو رہیگا مگر مکروہ ہوگا کہ لعابِ دہن کو دھوئے گا۔

(۱۴۳) مسواک کرنے سے پہلے بھی اسے دھونا سنت ہے یہ پانی مکروہ بھی نہ ہوگا اگر مسواک نئی ہے یا پہلے دھل چکی ہے۔

(۱۴۴) آدابِ وضو سے ہے کہ آفتابہ اگر دستہ دار ہے غسل اعضاء کے وقت دستہ پر ہاتھ رکھے اس کے سر پر نہیں اور دستہ کو تین پانیوں سے دھولے یہ پانی بھی قابلِ وضو ہے۔

(۱۴۵) کوئی پاک کپڑا دھویا اگر چہ ثواب کے لئے جیسے ماں باپ کے میلے کپڑے۔

(۱۴۶) کھانے کے برتن جن میں کھانا پکایا یا اتارا تھا دھوئے اگر چہ ان میں سالن وغیرہ کے لگاؤ سے پانی کے اوصاف بدل گئے جب تک رقت رہے اگر چہ اس دھونے سے سنت تنظیف کی نیت کی ہو۔

(۱۴۷)یوں ہی جس پانی سے سل یا پتھر دھویا اگر چہ مسالے کے اثر سے اوصاف میں تغیر آیا اور پانی گاڑھا نہ ہوا۔

(۱۴۸)برادہ صاف کرنے کو برف دھویا اور برادہ نے پانی کی رقت پر اثر نہ کیا۔

(۱۴۹)چپک صاف کرنے کو آم یا کسی قسم کے پھل دھوئے۔

(۱۵۰)تختی دھوئی اور سیاہی سے پانی گاڑھا نہ ہوا۔

(۱۵۱)پکا فرش گرد غبار سے پاک کرنے کو دھویا اگر چہ مسجد کا بہ نیت قربت۔

(۱۵۲)ناسمجھ بچے نے وضو کیا۔

(۱۵۳)نابالغ کو نہلایا۔

(۱۵۴)گھوڑے وغیرہ کسی جانور کو نہلایا اگر چہ ان دونوں سے نیت ثواب کی ہو جب کہ ان تینوں کے بدن پر کوئی نجاست نہ ہو یہ سب پانی قابلِ وضو ہیں۔

(۱۵۵)دفعِ نظر کے لئے نظر لگانے والے کے بعض اعضاء دھو کر چشم زدہ کے سر پر ڈالنے کا حکم ہے جس کا مفصل بیان ہماری کتاب "منتھی الآمال فی الاوفاق والاعمال" میں ہے وہ اگر باوضو تھا یہ پانی قابلِ وضو رہنا چاہیے اگر چہ اس نے بہ امتثال امر نیت قربت کی ہو۔

(۱۵۶)دولہن کو بیاہ کر لائیں تو مستحب ہے کہ اس کے پاؤں دھو کر پانی مکان کے چاروں گوشوں میں چھڑکیں اس سے برکت ہوتی ہے یہ پانی بھی قابلِ وضو رہنا چاہیے۔اگر دولہن باوضو یا نابالغہ تھی کہ یہ اور اس کا سابق از قبیل اعمال ہیں نہ ازنوع عبادات اگر چہ نیت اتباع انہیں قربت کردے۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۱۵۷)حائض ونفسا نے قبل انقطاع دم بے نیت قربت غسل کیا یہ پانی بھی قابلِ وضو ہے۔

(۱۵۸)مرد کے وضو وغسل سے جو پانی بچا قابلِ طہارت بلا کراہت ہے اگر چہ عورت اس پانی سے طہارت کرے بخلاف عکس کہ مکروہ ہے کما تقدم۔

(۱۵۹)بعض دوائیں مفسول استعمال کی جاتی ہیں جیسے یاقوت وشادنج وحجر ارمنی وگل ارمنی ولک وتوتیا وشنجرف ومراسنج وغیرہا کہ خوب باریک پیش کر پانی میں ملاتے ہیں جو غبار سا ہو کر پانی میں مل گیا ایک ظرف میں کرلیا۔تہہ نشین کو پھر پیس کر دوسرے پانی میں ملایا یہاں تک کہ سب غبار ہو کر پانی میں مل جائے یا جس میں سنگریزہ رہے پھینک دیا جائے اب یہ آب غبار آمیز ڈھانک کر رکھ چھوڑیں یہاں تک کہ وہ غبار تہہ نشیں ہو کر پانی سے جدا ہو جائے اُس وقت پانی نتھار کر دوا

استعمال میں لائیں یہ پانی بھی قابلِ وضو ہے اگر بے وضو ہاتھ نہ لگا ہو۔

(۱۶۰) حضور ﷺ کا موئے مبارک یا جُبہ مقدسہ یا نعل شریف یا کاسۂ مطہرہ تبرک کے لئے جس پانی میں دھویا قابلِ وضو ہے اگر چہ اس میں قصد قربت بھی ہوا۔ ہاں پاؤں پر نہ ڈالا جائے کہ خلافِ ادب ہے اگر منہ پر جاری کیا منہ کا وضو ہو گیا ان کا تو نام پاک لینے سے دل کا وضو ہو جاتا ہے۔

وہ پانی جن سے وضو صحیح نہیں

(۱۶۱) آبِ نجس (۱۶۲) آبِ مستعمل (۱۶۳ تا ۱۶۵) گلاب، کیوڑا، بیدمشک (۱۶۶) عرق گاؤ زبان وعرق بادیان و عرق عنب الثعلب وغیرہا جتنے عرق کشید کئے جاتے ہیں کسی سے وضو جائز نہیں۔

(۱۶۷و۱۶۸) آبِ کاسنی آبِ مکوہ اگر چہ مروق ہوں کہ اجزائے کثیفہ جدا ہو کر زیادہ رقیق ولطیف ہو جاتے ہیں۔

(۱۶۹) وہ پانی کہ تر زعفران سے نکالا جائے۔

(۱۷۰ تا ۱۷۹) خربوزہ، تربوز، ککڑی، کھیرے، سیب، بہی، انار، کدو وغیرہا میوؤں پھلوں کا عرق کہ ان سے نکلتا یا نچوڑ کے نکالا جاتا ہے یوں ہی گنے کا رس اور بالخصوص وہ پانی کہ کچے ناریل کے اندر ہوتا ہے جو پگھل کر پانی نہ ہوا بلکہ ابتداً پانی ہی تھا۔

(۱۸۰) اس سے بھی زیادہ قابلِ تنبیہ وہ پانی ہے کہ سُنا گیا خط استوا کے قریب بعض وسیع ریگستانوں میں جہاں دور دور تک پانی نہیں ملتا۔ ریتے کے نیچے سے ایک تربوز نکلتا ہے جس میں اتنا پانی ہوتا ہے کہ سوار اور اس کے گھوڑے کو سیراب کردے۔ رحمت نے بے آب جنگل میں حیاتِ انسانی کا یہ سامان فرمایا ہو تو کیا دُور ہے مگر وہ پانی اگر چہ نتھرے خالص پانی کی طرح ہو اور اس تربوز میں اس کے سوا کچھ نہ ہو جب بھی قابلِ وضو نہیں کہ ثمر کا پانی ہے مائے مطلق کے تحت میں نہیں آ سکتا۔ رہا وضو اس کے لئے بحمد للہ تعالیٰ وہ رحمت عامہ موجود ہے جو صدیقہ بنت الصدیق، محبوبۂ محبوب رب العلمین جل وعلا و ﷺ کے صدقہ میں ہر مسلمان کے لئے ہر جگہ موجود ہے۔

(۱۸۱) یوں ہی وہ پانی کہ کسی درخت کی شاخیں یا پتے کوٹ کر نکالا جائے۔

(۱۸۲) شرابِ زیباس۔

(۱۸۳ تا ۱۸۵) شربت انار، شیریں شربت انار، ترش شربت انگور وغیرہا جتنے شربت قوام میں بنائے جاتے ہیں۔

(۱۸۶ اور ۱۸۷) ہر قسم کا سرکہ اور مقطر۔

(۱۸۸) آبکامہ حسی عربی میں کامخ بفتح میم ومربتشد ید راویائے انسبت کہتے ہیں ۔شوربے کی طرح ایک رقیق نانخورش ہے کہ دہی اورسر کے وغیر ا جزا سے بنتی ہے ۔اصفہان میں اس کا زیادہ رواج ہے ۔

(خانیه و خزانته المفتین و شرح مجمع البحرین) میں ہے:

لایجوز الوضو ء بالخل والمری [1] وقد ذکر الخل فی کثیر

[1] (فتاوٰی قاضی خان،فیما یجوزبه التوضی،نولکشور، لکھنؤ، جلد ۱، صفحه۹)

یعنی سرکہ اورنانخورش (شوربا) سے وضوجائز نہیں ۔سرکہ کا ذکر بہت سی کتابوں میں ہے۔

(۱۸۹) نمک کا پانی کہ نمک بہہ کر ہوتا ہے اس پر اجماع ہے۔

(۱۹۰) نمک کا پانی کہ نمک بن جا تا ہے اس میں اختلاف ہے اوراکثر کا رجحان عدم جواز کی طرف ہے کہ وہ طبیعت آب کے خلاف ہے پانی سردی سے جمتا ہے اوروہ گرمی میں جمتا جاڑے میں پگھلتا ہے۔

فائدہ: نمک اقسام ہے ایک وہ رطوبت کہ پہاڑ یا غار سے جوش کر کے نکلتی اور جم جاتی ہے جیسے نمک لاہوری واندرانی اورسانبھر یہ ابتدا جب تک بستہ نہ ہوئی تھی یقیناً اسی کی مانند ہے جب بستہ ہوکر پگھل جائے کہ وہ پانی کی نوع ہی سے نہیں ۔دوم دریائے نمک کا منجمد حصہ یہ بعض تیز وتند وحار وحاد چشموں کا پانی ہے کہ جب حرارتِ آفتاب اس میں عمل کرتی ہے کناروں کناروں سے جم جا تا ہے بیچ میں بہتا ہے اس میں جو چیز پڑے ایک مدت کے بعد نمک ہوجاتی ہے اختلاف اسی پانی میں ہے۔

(۱۹۱) نوشادر کا پانی کہ اس کے بہنے سے حاصل ہوتا ہے

(۱۹۲) آبِ کافور کہ اس کے پگھلنے سے حاصل ہوریا حی کافور جسے یہاں بھیم سینی کہتے ہیں دھوپ کی گرمی سے پگھل جا تا ہے۔

(۱۹۳) آبِ کافور کہ درخت کافور کاٹتے وقت اس سے ٹپکتا ہے۔

(۱۹۴) آبِ نفط بالکسر ایک روغنی رطوبت تیز رائحہ ہے کہ بعض زمینوں سے اُبلتی ہے۔

(۱۹۵) مٹی کا تیل مثل آبِ نفط ہے۔

(۱۹۶) زفت بالکسر درخت صنوبر نر کامد جو پھل نہیں دیتا۔

(۱۹۷) راتیانج درخت صنوبر مادہ کا مد جس میں پھل آتا ہے۔

(۱۹۸) قطران ایک قسم کا درخت سرو کا مد

(۱۹۹) قیر ایک سیاہ رطوبت کہ بعض زمینوں یا گرم چشموں سے اُبلتی ہے۔

(۲۰۰) قفر الیہود ایک بودار رطوبت بنفشی رنگ کہ مثل قیر بعض دریاؤں سے نکلتی ہے۔

(۲۰۱) عنبر کہ یہ بھی ایک قول میں ایک معدنی رطوبت ہے بعد کو حرارتِ آفتاب سے منجمد ہو جاتی ہے۔

(۲۰۲) مومیائی۔

(۲۰۳) سلاجیت یہ دونوں پتھر کے مد ہیں اور ابتدا میں سیال ہوتے ہیں۔

(۲۰۴) نیم وغیرہ درختوں کا مد۔

(۲۰۵) موسم بہار میں انگور کی بیل سے خود بخود پانی ٹپکتا ہے اس میں اختلاف ہے اور راجح یہی ہے کہ اس سے وضو جائز نہیں۔

(۲۰۶) تاڑی (۲۰۷) سیندھی (۲۰۸) ماءالجبن کہ دودھ پھاڑ کر اس کی مائیت نکالتے ہیں۔

(۲۰۹) دہی کا پانی کہ کپڑے میں باندھ کر ٹپکائیں یا اس کے کونڈے میں اس سے چھٹے۔

(۲۱۰) مٹھا جسے چھاچھ بھی کہتے ہیں دہی سے مکھن جدا ہونے کے بعد جو پانی رہ جائے۔

(۲۱۱) چاولوں کی پیچ۔

(۲۱۲) گوشت کا پانی کہ سر بند بویام میں بے پانی رکھ کر اُو پر پانی بھر کر آنچ دینے سے خود گوشت سے مثل عرق نکلتا ہے۔

(۲۱۳) ماءاللحم کہ عرقیات کی طرح گوشت واجزائے مناسبہ سے ٹپکا کر لیتے ہیں۔

(۲۱۴) یخنی کہ پانی میں گوشت کا آبجوش نکالتے ہیں۔

(۲۱۵) ہر قسم کا شوربا۔

(۲۱۶۔۲۱۷) جس پانی میں چنے یا باقلا پکایا اگر پانی میں ان کے اتنے اجزاء مل گئے کہ ٹھنڈا ہو کر پانی گاڑھا ہو جائیگا تو اس سے بالاتفاق وضو نا جائز ہے۔

(۲۱۸۔۲۱۹) پانی میں میوے جوش دیکر ان کا عرق نچوڑا۔ یہ عرق اگرچہ پانی سے مخلوط ہوگا کہ حرارتِ نار کے سبب میوے پانی کا تشرب کریں گے خصوصاً جب کہ کوٹ کر ڈالیں اس سے وضو جائز نہیں۔ یہ پانی جس میں میوے جوش دیے اس کا حکم ذکر نہ فرمایا اگر میوے خفیف جوش دیے جس میں قدرے نرم ہو کر نچوڑنے میں اچھی طرح آئیں اور نکال لئے

کہ پانی میں ان کے اجزائے لطیفہ قدر تغیر نہ ملنے پائے تو اس پانی سے وضو جائز ہونا چاہیےاور اب یہ پانی وضو کے لائق ہوگا اور اگر میوے اس میں پک گئے کہ اسے متغیر کردیا تو ان کے نکال لینے کے بعد بھی اس پانی سے وضو نا جائز ہے۔

(۲۲۰) سر پر مہندی یا کوئی خضاب یا ضماد لگا ہوا ہے اور مسح کرنے میں ہاتھ اس پر گزرتا ہوا پہنچا یوں کہ یا تو وہ ضماد و خضاب رقیق بے جرم مثل روغن ہے تو اسی کی جگہ مسح کیا یا وہ جرم دار ہے تو اس کے باہر چہارم سر کی قدر مسح کیا مگر ہاتھ اس پر ہوتا گزرا اگر گزرنے میں ہاتھ کی تری میں اس خضاب وضماد کے اجزاء ایسے مل گئے کہ اب وہ تری پانی نہ کہلا ئیگی تو مسح جائز نہ ہوگا ورنہ جائز۔

(۲۲۱) ہوا جس کا جائزات میں اضافہ ہونا چاہیے۔

(۲۲۲) پانی میں ستو گھلے ہوں کہ وہ رقیق نرہے اس سے وضو نا جائز ہے۔

(۲۲۳) اہلے میں اگر اس قدر مٹی کوڑے وغیرہ کا خلط ہے کہ پانی کیچڑ کی طرح گاڑھا ہوگیا تو اس سے وضو جائز نہیں۔

فائدہ: علمائے کرام پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں احتیاط کے لئے ایسی نادر صورتیں بھی ذکر فرماتے ہیں ورنہ سیلاب کا ایسا ہونا بہت بعید ہے وہ اس سے تنبیہ فرماتے ہیں کہ جب اس قدر آبِ کثیر وغزیر اتنے اختلاط تراب سے نا قابلِ وضو ہوگیا تو برساتی ندیوں یا گھڑے لوٹے کے پانی کا کیا ذکر۔

(۲۲۴ تا ۲۵۱) کاہی، آٹا، پتے، پھل، بیلیں، شنجرف یا کسم کی زردیان، گچ، چونا، ریشم کے کیڑے، مینڈک وغیرہ غیر دموی جانور کے اجزا، چنے، باقلا وغیرہ اناج کے ریزے، کولتار، روٹی کے ذرے، صابون، اُشنان، ریحان، بابونہ، خطمی، برگ، کنار کچے خواہ یہ چھ نظافت کے لئے پانی میں پکائے ہوئے غرض کوئی چیز حتیٰ کہ برف جو اصل میں پانی ہے اگر پانی میں مل کر اس کی رقت زائل کردی اس سے وضو نا جائز ہوگا۔

فائدہ: یہ برف کا نص ہے کہ اگر پانی کو گاڑھا کردے اس سے وضو نا جائز ہوگا جب تک پگھل کر پانی کی رقت عود نہ کرے اور گاڑھا نہ کرے تو جائز یہ (۲۵۲) ہوا کہ جائزات میں اضافہ ہوگا۔

(۲۵۳ اور ۲۵۴) جس پانی میں کوئی دوا یا غذا پکا کر تیار متون میں ہے "لابما تغير بالطبخ"

یعنی نہ اس پانی سے جو پکانے سے متغیر ہو جائے۔

(۲۵۵، ۲۵۶) یوں ہی چائے یا کافی جن کے پانی کی رقت میں فرق آئے اگر چہ ان سے سیلان نہیں جاتا۔ رقت و سیلان کا فرق ضوابط میں مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ قہوہ میں گاڑھا پن ضرور مشہور ہوا ہے اور اگر اسے بھی پانی میں اثر کرنے سے

پہلے نکال لیا تو جواز رہیگا"لعدم الطبخ وبقاء الطبع کمافی"(۱۱۰)۔

(۲۵۷)یہ بھی جائزات میں زائد کیا جائے۔

(۲۵۸تا۲۶۲)عرق گاؤ زبان گلاب کیوڑا بید مشک خوشبو ہوں یا اترے ہوئے یوں ہی ہر عرق اوصاف میں پانی کے خلاف ہو یا موافق غرض جو بہتی چیز پانی کی نوع سے نہیں جب پانی کی مقدار سے زیادہ اس میں مل جائے بالا جماع اس سے وضو نہ ہو سکے گا اور اگر پانی کے برابر ملے جب بھی احتیاطاً عدم جواز ہی کا حکم ہے۔

(۲۶۳تا۲۶۶)ایسی بے لون چیزیں اگر مزہ پانی کے خلاف رکھتی ہوں کہ نصف سے کم مل کر مزہ بدل دیں تو باتفاق منقول وضابطہ اس سے وضو کا عدم جواز چاہیے۔

(۲۶۷تا۲۷۵)نبیذ میں چھوہارے یا کشمش خواہ کوئی میوہ شربت میں شکر بتاشے مصری خواہ کوئی خشک شیرینی خیسا ندہ میں دوا رنگ میں کسم کیسر پڑیا روشنائی میں کسیس مازو خواہ اور اجزا جب اتنے ڈالیں کہ پانی اپنی رقت پر نہ رہے اس سے بالا جماع وضو نا جائز ہے۔

(۲۷۶تا۲۷۸)زعفران حل کیا ہوا پانی یا شہاب اگر پانی میں مل کر اس کی رنگت کے ساتھ مزہ یا بو بھی بدل دے تو اس سے بالا تفاق وضو نا جائز ہے۔

فائدہ: یوں ہی پڑیا حل کیا ہوا پانی جب کہ رنگ اور ایک وصف اور بدل دے۔

(۲۷۹)تربوز کا شیریں پانی جب کہ پانی میں پڑ کر رنگ کے ساتھ اس کا ایک وصف اور بدل دے ہاں رنگ نہ رکھتا ہو تو مزے کا اعتبار ہے۔

(۲۸۰)سپید انگور کا شیرہ جب پانی کے مزے پر اس کا مزہ غالب آجائے۔

(۲۸۱)سپید انگور کا سرکہ ملنے سے اگر پانی کا مزہ بدل گیا سرکہ کا مزہ اس پر غالب ہو گیا۔

(۲۸۲)رنگت دار سرکہ جب پانی میں مل کر رنگ اور بو دونوں کو بدل دے۔

(۲۸۳)ایسے سرکہ کا مزہ اقوی ہو تو جب اس سے مزہ کے ساتھ رنگت بھی بدل جائے۔

(۲۸۴)جس سرکہ کا رنگ قوی تر ہو جب رنگ کے ساتھ ایک وصف اور بدل دے۔"والوجد قد علم"

(۲۸۵)دودھ جب اس کا رنگ اور مزہ دونوں پانی پر غالب آجائیں۔

فائدہ: یہ ایک سو بائیس (۱۲۲) وہ ہیں جن سے وضو بالاتفاق ناجائز ہے یعنی نہ ہو سکتا ہے نہ اس سے نماز جائز ہو۔

﴿وہ اشیائے خشک جن سے وضو میں حکم منقول﴾

(۲۸۶و۲۸۷) چھوہارے کے سوا کشمش انجیر وغیر کوئی ۔ مذہب صحیح معتمد مفتیٰ بہ مرجوع الیہ میں چھوہارے بھی جب کہ تا دیر تر کرنے سے پانی میں اس میوہ کی کیفیت اس قدر آجائے کہ اب اسے پانی نہ کہیں نبیذ کہیں اس سے وضو نہیں ہوسکتا اگر چہ رقیق ہو۔

(۲۸۸) یوں ہی شربت سے وضو نا جائز ہے شکر بتاشے مصری شہد کی شے کا ہوان سے وضو نا جائز ہے مگر اصحاب ضابطہ پر لازم کہ اس سے وضو جائز مانیں جب تک رقت نہ زائل ہو اور یہ شربت میں عادۃً نہیں ہوتا۔ شکر بتاشے مصری تو ظاہر ہیں اور یوں ہی شہد جب کہ جما ہوا ہو مگر یہ اسی وجہ سے صحیح نہیں کہ شربت کو پانی نہیں کہتے نام بدل گیا تو آبِ مطلق نہ رہا۔

(۲۸۹) یوں ہی دوا کا خیساندہ قابلِ وضو نہیں اگر گاڑھا نہ ہو گیا ہو کہ وہ دوا کہلائیگی نہ پانی مگر اہلِ ضابطہ پر جواز لازم۔

(۲۹۰ تا ۲۹۵) یوں ہی کسم رنگ کی پڑیاں جب پانی میں اس قدر ملیں کہ رنگنے کے قابل ہو جائے۔ کسیس مازو روشنائی مل کر حرف کا نقش بننے کے لائق ہو جائے اس سے وضو جائز نہیں کہ وہ رنگ یا سیاہی یا روشنائی کہلائے گا نہ پانی مگر بحکم ضابطہ جواز ہے خصوصاً پڑیا کا پانی کہ بہت کم مقدار میں ملائی جاتی ہے جس کا پانی کی رقت پر اثر نہیں ہوسکتا۔ گلاب کیوڑا بید مشک بلاشبہ مزۂ آب کے خلاف مزہ رکھتے ہیں اور ان کی بو قوی تر ہے۔ گھڑے بھر پانی میں تولہ بھر اسے خوشبو کر دیتا ہے اور مزہ نہیں بدلتا تو بحسبِ حکم منقول اس سے وضو جائز رہے گا جب تک اس قدر کثرت سے نہ ملے کہ پانی پر اس کا مزہ غالب آجائے مگر اہل ضابطہ کے نزدیک اس سے وضو نا جائز ہونا لازم مگر یہ سخت بعید بلکہ بداہۃً باطل ہے عرفاً لغۃً شرعاً اس گھڑے بھر پانی کو جس میں چند قطرے گلاب کے پڑے ہیں پانی ہی کہا جائیگا تو وہ یقیناً آبِ مطلق ہے اور اس سے بلا شبہ وضو جائز۔

(۲۹۹،۳۰۰) زعفران حل کیا ہوا پانی یا شہاب اگر اتنا ملے کہ پانی کا صرف رنگ بدلے تو حکم مذکور نمبر ۱۲۶ سے وہ پانی قابلِ وضو نہ رہیگا اور اہلِ ضابطہ جائز کہیں گے۔

(۳۰۱) یوں ہی پڑیا حل کیا ہوا پانی پانی میں پڑ کر صرف رنگت بدل دے تو کتبِ مذکورہ کے حکم سے قابلِ وضو نہیں اور اہل ضابطہ کے نزدیک بھی نا جائز ہے اگر پڑیا کسی قسم کی بو نہ رکھتی ہو ورنہ جائز کہیں گے۔

(۳۰۲) آبِ تربوز سے جب پانی کا صرف مزہ بدلے خود اہلِ ضابطہ نے عدم جواز وضو کی تصریح کی کما مر فی ۱۲۸ مگر ان کا جواز چاہتا ہے۔

(۳۰۳) سپید انگور کے سرکہ کی جب صرف بو پانی میں آجائے مزہ غالب نہ ہو بحکم بدائع منقول نمبر ۱۳۰ قابلِ وضو ہے مگر بروئے ضابطہ جواز نہ چاہیے۔

(۳۰۴) سرکہ کہ رنگت بھی رکھتا ہے اور اس کی بو سب اوصاف سے اقویٰ ہے اگر پانی میں اس کا مزہ اور بو آجائے اور رنگ نہ بدلے قابلِ وضو ہے مگر اتباعِ ضابطہ نے عدم جواز کی تصریح کی۔

(۳۰۵) جس سرکہ کا مزہ رنگ و بو سے اقویٰ ہو جب اس کے مزہ و بو پانی پر غالب آئیں اور رنگ نہ بدلے بحکمِ مذکور ائمہ قابلِ وضو ہے اور ضابطہ مخالف۔

(۳۰۶) جس سرکہ کا رنگ غالب تر ہو جب اس سے صرف رنگ بدلے تو اس کا عکس ہے یعنی بحکم ائمہ اس سے وضو ناجائز اور ضابطہ مقتضٰی جواز۔

(۳۰۷) دودھ سے جب پانی کا صرف رنگ بدلے بحکم ائمہ مذکورین قابلِ وضو نہیں اور عجب کہ امام زیلعی نے بھی ان کی موافقت کی حالانکہ ان کا ضابطہ متقضٰی جواز ہے۔

آخری گزارش: جزئیات نامحصور ہیں بہتی ہوئی چیز کہ پانی سے کسی وصف میں مخالف ہے اس کے بارے میں اس اختلاف و اتفاق کا ضابطہ ملاحظہ چند اُمور سے واضح۔

(۱) اگر کوئی وصف نہ بدلے پانی بالاجماع قابلِ وضو ہے۔

(۲) مخالفت اگر صرف رنگ یا مزہ میں ہے اور وہ بدل جائے بالاتفاق قابلِ وضو نہیں۔

تنبیہ: بدلنے سے کیا مراد ہے اس کی تحقیق انشاءاللہ العزیز فصل سوم میں آئیگی۔

(۳) اگر دو وصف میں مخالفت ہے اور دونوں بدل جائیں بالاتفاق عدم جواز ہے۔

(۴) اگر صرف رنگ و مزہ یا رنگ و بو میں تخالف ہے اور رنگ بدلے تو بالاتفاق ناقابل ہے اور دوسرا بدلے تو بحکم منقول جواز اور بروئے ضابطہ ناجائز۔

(۵) اگر صرف مزہ و بو میں اختلاف ہے اور مزہ بدلے تو بالاتفاق اور بو بدلے تو صرف بروئے ضابطہ عدم جواز ہے منقول جواز۔

(۶) اگر تینوں وصف مختلف ہیں اور سب بدل جائیں بالاتفاق ناجائز۔

(۷) اگر اس صورت میں صرف مزہ یا رنگ و بد بولیں بالاتفاق جواز ہے اور فقط رنگ بدلے تو بحکم منقول ناجائز اور حکم ضابطہ جواز۔

(۸) اسی صورت میں اگر رنگ و مزہ یا رنگ و بو بدلیں بالاتفاق ناجائز اور مزہ و بو بدلیں تو ضابطہ پر ناجائز اور منقول جواز۔

(۹) تخالف وتبدل دونوں کی جمیع صور کا احاطہ تو ان آٹھ میں ہو گیا رہا یہ کہ تبدل کی کون سی صورت کہاں ممکن ہے اس کا بیان یہ کہ جو ایک ہی وصف میں مخالف ہے۔ ظاہر ہے کہ وہ تو اسی کو بدل سکتا ہے اور اگر دو میں تخالف ہے تو تین صورتیں ہیں اول اقویٰ ہو گا یا دوم یا دونوں مساوی یعنی بدلیں تو دونوں ایک ہی ساتھ بدلیں ان میں آگے پیچھے نہیں اگر ایک اقویٰ ہے تو ایک کے تغیر میں اسی کا تغیر ہو گا صرف دوسرے کو متغیر فرض نہیں کر سکتے ہاں دونوں کا بدلنا تینوں صورتوں میں ہو سکتا ہے۔

(۱۰) اگر تینوں وصف مختلف ہیں تو اس میں سات احتمال ہیں اول اقویٰ ہو یا دوم یا سوم یا اول ودوم یا اول وسوم یا دوم وسوم یا سب مساوی جس میں ایک اقوی ہو تنہا ایک کے تبدل میں وہی مفروض ہو سکتا ہے اور دو کے تبدل میں ایک وہ ہونا ضرور۔ اس کے بغیر باقی دونوں کا تنہا یا معاً تغیر فرض نہیں کر سکتے اور دو اقویٰ ہیں تو اس میں نہ ایک کا تبدل ہو سکتا ہے نہ ایسے دو کا جن میں ایک وہ تیسرا ہو ہاں تینوں بدل سکتے ہیں اور جہاں تینوں مساوی ہیں وہاں یہی صورت فرض ہو سکتی ہے کہ سب بدل جائیں یا کوئی نہ بدلے۔

و اللہ تعالیٰ اعلم و صلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا و مولنا محمد الکریم الاکرم
و علیٰ آلہٖ و صحبہٖ و ابنہ و حزبہ وبارك و سلم
آمین و الحمدللہ رب العلمین۔

نوٹ: یہ جملہ مضامین فتاویٰ رضویہ شریف سے ماخوذ ہیں۔ علمی گفتگو اور مشکل مضامین کو حذف کر کے عوام کی سہولت کے لئے تلخیص کی گئی ہے تا کہ عوام کو آگاہی ہو کہ کس پانی سے وضو جائز ہے اور کس پانی سے ناجائز۔
الحمدللہ عوام اہلِ اسلام کے لئے یہ بہترین تحفہ ہے۔ اہلِ تحقیق و علم اصل فتاویٰ رضویہ شریف سے استفادہ کریں۔

فقط والسلام
مدینے کا بھکاری
الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ
بہاولپور اور کراچی (باب المدینہ)
بر مکان عزیزم الحاج بشیر احمد اُویسی قادری سلمہٗ
یکم ربیع الاول شریف ۱۴۲۳ھ بروز سہ شنبہ (منگل)